

ڈاکٹر محمد افضال \$

شعبہ اردو،

جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

اردو بننے کی فارسی کے اثرات

Urdu is a mixture of various languages. It started in that golden era when Persian was an official language. Urdu got best chance to flourish. Persian language played a pivotal role in the growth and development of Urdu language. and references Persian language has been discussed in paper.

* ر [حوالوں، زمانی حقائق اور قواعد بن کی کسوٹی پر کھے جانے کے بعد یہ حقیقت \$ ہو چکی ہے کہ اردو بننے میں مختلف اور متعدد بنوں سے لیے گئے الفاظ سے \$ بنی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اردو کے ا - بن W اور فروغ نے میں & سے زیادہ ہاتھ فارسی بن کا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آ،، صغیر میں فارسی بن کا رواج نہ ہو۔ تو اردو بن کے آغاز، تشکیل * نے اور ارتقا کی منزلیں طے کرنے میں خاصی دشواری پیش آتی۔ * بن بھی پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آ،، صغیر میں فارسی بن بولی اور سمجھی جاتی تو آج اردو بن موجودہ شکل میں، قرار نہ ہوتی بلکہ اس کی کوئی اور ہی شکل ہوتی۔ آئیے جائزہ یہ ہیں کہ فارسی بن کے اردو بن کیا اور کیسے لسانی اثرات مر \$ ہوئے۔

بن کی تعریف:

لغوی طور بن سے مراد گو \$ و \$ کا وہ عضو ہے جو منہ میں دونوں جڑوں کے درمیان ہوتا ہے اور بولنے اور خوراک کے کام آتا ہے۔ عام معنوں میں بن سے مراد ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے K ن ارادی طور پر بول کر لکھ کر اپنی بات کہتی ہوئی کیفیت کو دوسرے K ن کے ذہن میں منتقل کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے مطابق:

”بن ہمارے \$ بن و خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اس کی \$ و K ن کو عام حیوانوں کے مقابلہ میں ”حیوان“ طق“ کہا گیا ہے۔ اور * کی دوسری جگہ ا رو بے جان چیزوں سے بہتر ہے، سمجھا H ہے۔ سچ پوچھو تو بن ہی نے * میں تہذیب \$ و تمدن اور مل جل کر رہنے بسنے کی بنا ڈالی ہے۔ آ

بن X دہ ہوتی تو K ن کی معاشرت و تہذیب \$ م بھی گ میں نہ آتی۔“ (۱)

آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری میں بن کی تعریف یہ معنی یوں درج ہیں:

”بولی ژ.ن، بھاشا، K ن کا ذریعہ اظہار جو الفاظ اور نئے ہوئے قواعد پر مشتمل ہوتا ہے۔ کسی خاص فرقے، ملک وغیرہ کی بولی، قوت H کی طرز اظہار، الفاظ کے، تنے کا # از، کوئی طریق اظہار“۔ (۲) اردو ژ.ن:

فرہنگ عامرہ کے مطابق اردو کے معنی ہیں: لشکر، عسکر، فوج اور جند۔ جبکہ اردو ژ.ن سے مراد ہے: ”صغیر ہند کی بین الملکی ژ.ن جو مسلمان حکمرانوں اور ہندو عوام کی ژ.نوں کے ہزار سالہ اشتراک کی پیداوار ہے اور اس کا رسم الخط عربی ہے اور آج کل بھارت کی، اے گفتن ای۔ علاقائی ژ.ن 1* پکستان کی ای۔ سرکاری ژ.ن ہے“۔ (۳)

فیروز اللغات اردو میں اردو ژ.ن کی تعریف یوں درج ہے

* پک و ہندی وہ ژ.ن جو مختلف ژ.نوں سے مل کر بنی ہے پکستان کی قومی اوژ پک و ہند میں & سے ژ.ن وہ بولی جانے والی ژ.ن۔“

فارسی ژ.ن:

فرہنگ عامرہ میں فارسی ژ.ن کی تعریف یوں درج ہے:

”ملک ای.ان کی ژ.ن جس کی سات شاخیں ہیں، پہلوی، دری۔ فارسی، زابلی، سعدی، سنگری، ہردی، ان میں شروع کی تین آج کل # ہ اور رائج ہیں اور ماقی چار متروک ہو چکی ہیں۔“

فیروز اللغات کے مطابق فارسی سے کیا مراد ہے

”وہ ژ.ن جو فارسی یعنی ای.ان میں بولی جاتی ہے۔“

حقیقت یہ ہے کہ فارسی محض ملک ای.ان۔۔ محدود نہیں ہے بلکہ کسی نہ کسی شکل میں افغان، ن، وسط ایشیا کے چند ممالک اور * پکستان میں بلوچستان اور صوبہ خیبر پختونخواہ میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

فارسی ژ.ن کی، صغیر میں آمد، و ت ج اور ارتقاء * ر [حوالے

. # بھی، صغیر میں اب یہ ماضی میں بولی جانے والی ژ.نوں کا ذکر ہوتا ہے، ان میں فارسی ژ.ن سرفہر & ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ فارسی ہی وہ ژ.ن ہے جس نے، صغیر میں بولی جانے والی قدیم ژ.نوں پر & سے ژ.ن وہ ایشیا مت مرڈ کیے۔ اس کا # ازہ اس * ت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اردو میں کچھتر فیصد الفاظ عربی اور فارسی کے ہیں جبکہ قتی پچیس فیصد دوسری ژ.نوں کے ہیں۔ ان میں سے کچھ الفاظ تو اب۔۔ فارسی۔ اکیب کے طور پر ہی استعمال ہو رہے ہیں جبکہ کچھ الفاظ کو اردو نے اپنے ر۔ میں ر۔ لیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ فارسی۔ صغیر۔۔ کیسے پہنچی؟

اس کے جواب کی تلاش کے لیے ہمیں رنچ میں جھانکنے پڑے گا۔

۱۔ صغیر کے وسیع و عریض زرخیز میدان اور زرعی پیداوار:

قدرت نے، صغیر کو ا۔ قدرتی ڈھلوان سے نوازا ہے جو شمال اور شمال مشرق میں ہمالیہ کے پہاڑوں سے شروع ہو کر کماری کے ساحلوں۔ ہزاروں کلومیٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس کی زرخیز، دھڑا اور پانی کے ذرائع اور شندے بختی تھے۔ یہ لوگ دہ زرا (د) سے وابستہ تھے۔ فصلیں اگاتے، اپنا پیٹھ پالتے اور فاضل اجناس فروکش کر کے اپنی دوسری ضروریات پوری کرتے تھے۔ مختصراً کہا جاسکتا ہے کہ یہاں آسودہ اور خوشحال معاشرہ تھا لیکن یہی خوشحالی ان کے لیے بوجھل جان بھی بنی رہی۔ مختلف زمانوں میں یہ علاقہ غیر مقامی طالع آزمائوں کی فوج کشی کا شکار رہا۔

☆ تین سے چار ہزار سال قبل مسیح پہلے آئے یہاں آئے اور انہوں نے پورے معاشرے پوری تہذیب کو اپنے ر۔ میں ر۔ لیا۔

☆ 712ء میں محمد بن قاسم کے حملے اور واپسی نے سندھ کی طرف سے لسانی تبدیلیوں کی رفتار کو تیز کر ڈیا۔

☆ 998ء میں مسلمانوں کا دوسرا سیلابی رواں محمود غزنوی کی صورت میں ہندوستان میں داخل ہوا۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے۔

☆ 1290ء سے 1320ء۔ یہاں خلیجوں کی حکومت رہی جو ترک تھے۔

☆ 1320ء سے 1414ء۔ یہاں تعلق حکمران رہے۔ یہ بھی ترک تھے۔

☆ اس دوران 1398ء میں تیمور نے دہلی کی املا سے املا بجادی۔ تیمور بھی تک منگول تھا۔

☆ 1526ء میں ا۔ اور منگول ظہیر الدین بھٹہ نے پنی پٹ کی پہلی لڑائی میں اہم اودھی کو شکست دے کر مغلیہ سلطنت قائم کی۔

☆ 1738-39ء میں ا۔ ان کے درشاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا۔

☆ 1756ء میں احمد شاہ اہل نے ہندوستان کو راج کر ڈیا۔ (۴)

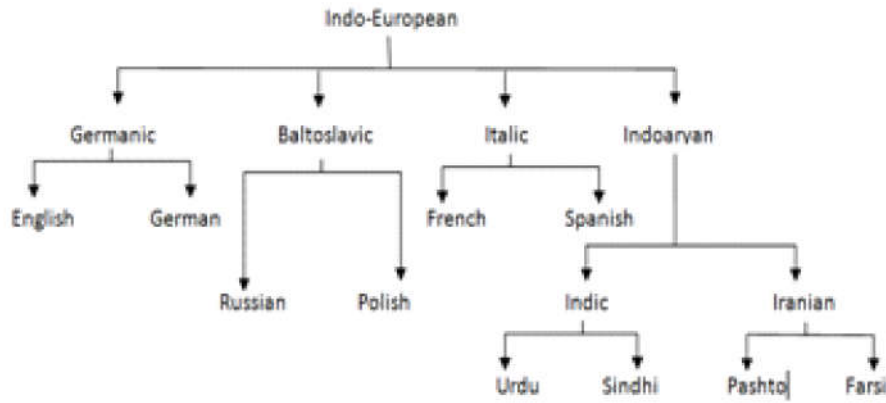
ا۔ ان کے لوگوں کی ا۔ یہی تعداد بھی سپاہی کے طور پر دوسرے حوالوں سے شامل تھی۔ فارسی زبان اس زمانے میں محض ا۔ ان۔ محدود نہ تھی بلکہ افغان، ان اور وسطی ایشیا کے ممالک۔ بولی اور سمجھی جاتی ہے جسے دری زبان کہا جاتا ہے، ان فارسی بولنے والوں نے ہندوستان میں بولی جانے والی دوسری زبانوں کو متاثر کیا۔ ان کے ذریعے فارسی الفاظ کا ا۔ خاصاً ذخیرہ ہندوستان درج تھا۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

”اس معاشرتی میل جول اور ایہ دوسرے کی ژ بن وادب سے دلچسپی e کا لہ یہ ہوا کہ عربی کی، ہندی، اور دوسری مقامی بولیوں کے الفاظ مخلوط ہونے لگے اور ژ بنوں کے اس اختلاط کے نتیجے میں رفتہ رفتہ ایہ نئی ژ بن وجود میں آگئی جس کا ہم بعد کو اردو کہیں گے۔“ (۵)

اب یہ سامنے کھلتا ہے کہ اس نئی ژ بن میں دوسری ژ بنوں اور بولیوں کے علاوہ فارسی الفاظ کا بھی اچھا خاصہ ذخیرہ ہوتا چاہیے۔ فارسی ژ بن کا اردو کے ساتھ دوسرا تعلق:

فارسی ژ بن کا اردو کے ساتھ دوسرا تعلق یہ ہے کہ دونوں ژ بن 3 کے ایہ ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ علمائے ژ بن اور ماہرین لسانیات نے مختلف ژ بنوں کے قواعد اور بناوٹ اور ان کے لحاظ سے تین آہوں میں تقسیم کیا ہے۔ آڑیخ ہندیورپی آہ وہ:

یہ ژ بنوں کا خاندان ان کے ماں، انگریزی، فارسی، ہنگری، ہسپانوی، فرانسیسی، ہندی اور اردو وغیرہ ہندیورپی آہ کی 3 ہیں، ان ساری ژ بنوں کا ماں ایہ ہی ہے لیکن چوہ انہوں نے مختلف علاقوں میں پورش پائی اور ارتقاء کی منزلیں طے کیں اس لیے ان کے لکھنے کا طرز اور ان کے مختلف ہے۔ اس کے وجود ان میں بہت کچھ مماثل ہے۔



دریخ لاچارٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ژ بنوں کا ویاور 3 کے ایہ وہ میں سے فارسی اور اردو کا تعلق اس حصے سے ہے جسے ژ بنوں کا ویاور 3 ہے، اس طرح دونوں ژ بن 3 کے ایہ دوسرے سے ژ بنوں کا ویاور 3 ہے۔ فارسی ژ بن کا اردو کے ساتھ تیسرا تعلق:

فارسی کا اردو ژ بن کے ساتھ تیسرا تعلق یہ ہے کہ دونوں کے ژ بنوں کے دہ حروف تہجی مشترک ہیں۔ دونوں کے مصادر اور آہوں میں بھی مماثلت ہے اور صیغے بھی ایہ جتنے ہی ہیں۔

فارسی کے اردو ژبہ * لواسطہ لسانی اِثات:

جول واغظ لال کے مطابق:

”محمود غزنوی اور اس کے سپاہی ایہ طرح کی فارسی بولتے تھے جس میں بہت سے کی کلمے مین داخل ہو گئے تھے اسی طرح محمود غزنوی اور اس کے لشکر کی ژبہ بھی یہی فارسی تھی۔ غزنوی محمود کا دار السلطنت تھا اور وہاں شاہی دژہ میں عالموں اور شاعروں کی جمگھٹا رہتا تھا۔ # قطب الدین ایک نے ۱۲۰۶ء میں خود مختاری حاصل کر لی اور دہلی کو اپنا یہ تخت قرار ڈیا تو یہ شہر فارسی بولنے والوں کا مراۓ H۔ اب * دشاہ اور اس کی فوج یہاں ہی رہنے لگی۔ فارسی، علمی، دژہ ری اور کتابی ژبہ تھی اور فوجی ملکی اور عدالتی کاروائیاں اسی مین ہوتی تھیں۔ بھاشا کی نسبت اس میں ژہ شیریں اور صفائی تھی اور اس کے حروف بھی ہندی حروف کے مقابلے میں خو“ تھے لہذا بہت جلد یہ ژبہ اس ملک مین مانوس ہو گئی اور بھاشا نے اس کے اِث کو خوشی خوشی قبول کر لیا“۔ (۶)

آگے جا کر وہ مزید لکھتے ہیں۔

”پندرہویں صدی کے % میں # سکندر لودھی دہلی کا دشاہ تھا ہندوؤں کو فارسی پڑھنے کا شوق ہوا۔۔۔ & سے پہلے کاستھوں نے فارسی پڑھی اور شاہی دفتر میں داخل ہوئے۔ پھر کیا تھا؟ اب تو رستہ کھل H اور پڑھے لکھے ہندو فارسی کے لفظ اور محاورے بے دھڑک بھاشا میں 5 کر بولنے لگے اور عورت اور مرد اور بچہ بچہ کی ژبہ سے چاروں طرف وہ عبارتیں سنائی دینے لگیں جن میں عربی اور فارسی کے لفظ بھرے تھے۔۔۔ ان سارے حالات پے غور کر کے ہم آسانی سے سمجھ h ہیں کہ خاص کر اس عہد (دور مغلیہ) میں اور اکبر کے بعد ان کے جانشینوں کے زمانہ میں عربی و فارسی لافظ کا کثرت کے ساتھ بھاشا میں داخل ہو چکا اور اس ملی جلی ژبہ کا مانوس و مروجہ ہوا کس قدر سہل اور ضروری تھا۔ (۷)

تین تحقیقی {ج:

ان حوالوں کی C یہ تین {ج: کیے جا h ہیں۔

پہلا:

فارسی ژبہ نے اردو پہ اہ را & ہی اِثات مر\$ نہیں کیے بلکہ لواسطہ طور پہ بھی اس ن ژبہ کو متاثر کیا۔ کئی الفاظ ایسے ہو h ہیں جو اردو ژبہ نے اہ را & فارسی سے نہ لیے ہوں بلکہ یہ پہلے ہندوستان کی مقامی بولیوں پہ اِثا کرت بھاشاؤں میں شامل ہوئے، نئی شکل اختیار کی اور # اردو ژبہ شروع ہوئی تو اس میں شامل ہو گئے یہ نکتہ تحقیق طلب ہے کہ یہ الفاظ کون سے ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے ا۔ مثال درج ذیل چارٹ ہے جس میں نہ صرف فارسی اور اردو کا تعلق ظاہر ہوتا ہے

بلکہ فارسی اردو اور دوسری زبانوں کی مماثلت کا اازہ بھی لگا جاسکتا ہے۔

اردو اور عالمی زبانوں کا لفظی اشتراک

فارسی	سنسکرت	چینی	لاطینی	انگریزی	اردو
مادر	ماتہ / ماتہ	میتہ	ماتہ	مدر	ماں
پتر	پتر / پتا	پتا *	پتر	فادر	*. پ
ادر	بھرا	بھرا	فرا	در	بھائی
دختر	دوہتر	تہغیر	--	ڈاٹر	بیٹی / دختر

اسی طرح فارسی اور پشتانی زبانوں میں اعداد کی مماثلت کا چارٹ 5 حطہ کریں تو یہ سوچا بھرتی ہے کہ یہ اعداد اہ۔ اہ

را & فارسی سے اردو میں درآئے کسی دوسری زبان کی وساطت سے اردو۔۔۔ پنچے یہ کہ ان علاقائی زبانوں نے یہ الفاظ اردو سے لیے۔ اہ را & فارسی سے انہ کیے۔

فارسی اور پشتانی زبانوں میں اعداد کی مماثلت

فارسی	پنجابی	سرائیکی	پشتو	1	اردو
یکہ	اک	یکہ	یو	1	ایہ
دو	دو	ڈو	دوا	2	دو
سہ	تن	تہ	درے	3	تین
چار	چار	چار	سلور	4	چار
پنچ	پنچ	پنچ	پنزہ	5	*. پنچ
شش	چھ	چھیں	شپک	6	چھ
ہفت	ہفت	ہفت	او	7	سات
شہت	اٹھ	اٹھ	اٹھ	8	آٹھ
نو	نوں	نوں	نو	9	نو
دہ	دس	ڈاہ	لس	10	دس

اردو زبان فارسی کے لسانی اذات کا اازہ درج ذیل چارٹ سے بھی لگا جاسکتا ہے۔

فارسی	اردو	بلوچی	پشتو	پنجابی	سندھی	کشمیری	اہوی
ہزار	ہزار	ہزار	زر	ہزار	ہزار	ساس	ہزار
طنبور	طنبور	دراگ	تمبور	طنبورا	طنبورہ	طنبور	وہنورہ

کاغذ	کاغذ	کاغذ	کاغذ	کاغذ	کاغذ	کاغذ	کاغذ
گلاب	گلاب	گلاب	گلاب	گلاب	گلاب	گلاب	گلاب
موسم	موسم	موسم	موسم	موسم	موسم	موسم	موسم
مزد	مزدوری	مزد	مزدوری	مزدوری	مزد	مزدوری	مزد
ہوا	ہوا	ہوا	ہوا	ہوا	گوات	ہوا	ہوا
* پتکار	* یدگار	* یتگار	* یدگار	* یدگار	* یتگار	* یدگار	* یتگار

دوسرا:

فارسی اس خطے میں ای۔ ہزار سال سے ڈیہ عرصے سے فروغ پڑا ہے (ا) آغاز محمد بن قاسم کے سندھ پہ حملے سے کیا جائے (ب)۔۔ اردو کے آغاز کے بارے میں جو آیت پیش کیے گئے ان میں اس ڈن کے: وخال واضح ہونے کے زمانے مختلف بیان کیے گئے۔ کسی محقق کے خیال میں اردو ڈن کا آغاز سندھ پہ مسلمانوں کے حملے کے وقت ہوا تھا۔ دوسرے محقق کا خیال ہے کہ یہ سلسلہ 14/1 اسلام سے قبل کا جاری ہے جو عرب 6/6 تجارت کی غرض سے ہندوستان کے جنوبی ساحلوں پہ آتے رہے انہوں نے اردو کی ڈیڈ ڈالی اور کچھ کا خیال ہے کہ اردو ڈن کا آغاز مغلوں کے دور میں خاص طور شاہ جہاں کے دور میں ہوا۔

اب (ا)۔۔ صغیر میں فارسی کے فروغ کو مدآ رکھا جائے تو یہ آیت قائم کیا جاسکتا ہے کہ اردو کا آغاز جس بھی زمانے میں ہوا ہو فارسی ڈن اس کا ہاتھ تھامنے کو ہر دور میں یہاں موجود رہی ہے۔

غالباً اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اردو کا 6/6 اغ فارسی کے تیل سے جلتا ہے۔

تیسرا نتیجہ:

(ا) اردو ڈن کے آغاز کے بارے میں یہ تسلیم کر لیا جائے کہ یہ ارتقا مغلیہ دور میں ہوا تو اسے اردو ڈن کی خوش نصیبی آتا۔ جاسکتا ہے کہ ایسے دور میں اس کی ابتداء ہوئی۔ # یہاں فارسی کو سرکاری ڈن کی حیثیت حاصل تھی اور اسے فروغ اور توجہ کا بہترین موقع 5۔ یہ بت پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ (ا) اردو کی ابتدا کے وقت۔ صغیر میں کوئی اور ڈن رائج ہوتی تو اردو کو آگے نہ بڑھتا اور ای۔ بھر پور ڈن 6/6 کا راستہ 7۔ یہ نہیں ہوتا تھا بہر حال اس حقیقت سے کوئی محقق انکار نہیں کر سکتا اردو ڈن اپ فارسی کے لسانی ایشات 8۔ زمانوں سے ڈیہ ہیں۔

اردو ڈن اپ فارسی کے لسانی ایشات:

اردو ڈن اپ فارسی کے لسانی ایشات ک 4۔ ازہ اس امر سے لگا جاسکتا ہے کہ اردو میں 75 فیصد الفاظ عربی، ہندی اور فارسی کے ہیں جبکہ 25 فیصد دوسری ڈنوں کے الفاظ ہیں۔ 75 فیصد فارسی و عربی الفاظ میں سے بھی 40 فیصد فارسی اور 35 فیصد عربی کے ہیں۔ صغیر ک وہند میں فارسی ڈن و ادب ک 6/6 میں بے حد گہری ہیں۔ لخصوص اسلامی عہد میں فارسی، صغیر کی مقامی ڈنوں پہ حاوہ رہی۔ ڈاکٹر محمد صراور ڈاکٹر محمد صلیہ کا خیال ہے کہ:

”فارسی کو سرکاری سطح پر غیر معمولی سرپرستی میسر آئی جس کے نتیجے میں صدیوں پہلے ہوئے طویل عرصے۔۔ فارسی بن و ادب نے۔۔ صغیر کی اشرافیہ کی تہذیب R علامت کے طور پر فروغ پائی لیکن یہ امر دل چسپی سے خالی نہیں کہ مسلمانوں کے دور عروج میں غیر مسلم ادیبوں اور شاعروں نے بھی فارسی بن و ادب کی توجہ میں اپنا کردار بھرپور ادا کیا۔ فارسی نہ صرف مغلوں کے دربار کی سرکاری زبان رہی ہے بلکہ سکھوں نے بھی پنجاب میں اپنے پچاس سالہ دور حکومت میں اسے سرکاری و درباری زبان کی حیثیت دے رکھی ہے۔ صغیر میں مسلمانوں کے عہد زوال میں بھی مسلمان ادیبوں اور شاعروں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم شاعران وروں نے بھی فارسی سے وابستگی۔۔ قرقر رکھی۔۔ (۸)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے مطابق:

”سید احمد Wی نے فرہنگ آصفیہ میں اردو لغت میں استعمال ہونے والے الفاظ کی تعداد کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ اردو میں دوسری زبانوں کے الفاظ کس تنازع سے داخل ہوئے ہیں، ان کے اعداد و شمار کے مطابق & سے زیادہ الفاظ ہندی یعنی مقامی علاقائی زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں اس کے بعد زیادہ تعداد عربی و فارسی الفاظ کی ہے چونکہ فارسی کا تعلق بھی آری کی زبان سے ہے اس لیے ہندی اور فارسی کے الفاظ عربی الفاظ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔۔ (۹)

درج بالا دونوں حوالے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ اردو زبان دوسری مقامی اور غیر مقامی زبانوں اور بولیوں کے امتزاج سے تشکیل پائی اس لیے اس وقت صغیر میں فارسی کے مروج ہونے کا سیدھا سیدھا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ یہ نئی زبان یعنی اردو فارسی سے & سے زیادہ متاثر ہوئی۔ اس نئی مخلوط زبان میں ادب تخلیق ہونے لگا تو اردو زبان نے فارسی بن و ادب اور بول چال سے اضافہ کے نئے سانچے حاصل کر لیے۔ دراصل اس نئی زبان اردو کو ادبی اور لسانی شان فارسی کے ایش سے حاصل ہوئی۔ اردو زبان کو ادبی بنانے میں فارسی محاورات الفاظ کے ساتھ ساتھ عربی ادب کی الفاظ بھی استعمال کیے جانے لگے۔ فارسی الفاظ تحریر، تقریر میں بہت جتنے تھے چنانچہ فارسی کا ایش غائب رہا۔ فرسی کی تکیبیں استعمال ہونے لگیں اور فارسی رسم الخط رائج ہوا۔ شاعری میں فارسی کے ایشات کے غلبے کی وجہ سے طبقے کا فارسی دان بن گیا تھا۔ جوں جوں فارسی دان حکمرانوں پر زوال پڑا، فرسی کے ایشات کم ہوتے چلے گئے۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے اردو پہلے سے ارتقا کی منزلیں طے کر رہی تھی۔ آپ اس زبانوں کا انتقال اقتدار کہہ سکتے ہیں۔ فارسی کو زوال ہوا تو، صغیر حکمرانی کا اقتدار اردو زبان کے پاس آیا۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آج بھی اردو زبان فارسی کا ایش لگاتی ہے۔ یہ ایش اس قدر زیادہ ہے کہ یہ کہنا ہرگز جا محسوس نہیں ہوتا کہ اردو کے دامن میں سے فرسی کے موتی نکال لیے جائیں تو اس کی چمک دمک ختم ہو جائے گی۔ ممکن ہے اس کے ارتقاء کا عمل بھی رک جائے۔

اردو میں فارسی کی توجہ، علمائے کرام کا کردار:

اردو زبان میں فارسی کے الفاظ، اکیب اور محاورے رائج کرنے میں۔۔ رگان دین اور علمائے کرام کا بھی اہم ہوتا ہے۔ یہ

علمائے کرام مختلف ادوار میں بیرونی حملہ آوروں کے ساتھ، صغیر تشریف لائے اور پھر وسیع سلطنت کے چاروں کونوں میں پھیل کر تبلیغ اسلام کا فریضہ سرا • م دیتے رہے۔ کچھ نے یہیں پیدا ہو کر پورش* کر اور علم حاصل کر کے معرفت کی منزلیں طے کیں ان سبھی علمائے کرام اور • رگان دین میں ایہ چیز مشترک تھی۔ عربی و فارسی* بن نہ مکمل دسترس۔ چنانچہ اردو* بن نے مختلف ادوار میں ارتقا کی منزلیں طے کیں تو اس سفر کو آسان بنانے میں ان علماء اور صوفیاء نے اہم کردار ادا کیا۔ محمد اسحاق بھٹی اس* رے میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

”علماء کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اس وقت اس* بن میں تصنیف* لیف کر ڈالی۔ # کہ نہ اس کے قواعد و ضوابط مرتب* ہوئے تھے اور نہ اس کی / انمر عالم وجود میں آئی تھی۔ اس زمانے میں اس میں کتابیں لکھنا اس کا مافی الضمیر کے اظہار کا ذریعہ بٹا۔ اور عربی و فارسی کی* قی* فتنہ* بنوں میں مرقوم مسائل کو اس نور G* بن میں منتقل ک*۔ انتہائی مشکل تھا۔ لیکن علمائے دین کی ہمت اور فکری استعداد 5 حظہ ہو کہ وہ اردو کی* توجہ و اشا* کے لیے اس طرح کوشاں ہوئے کہ تھوڑے ہی عرصے میں اسے نئے محاورات، نئے اسالیب اور الفاظ کے نئے ذخیرے سے مالا مال کر ڈیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج د* کی انتہائی* قیاتی* بنوں میں اس کا شمار کیا جاتا ہے یہ کروڑوں K* بنوں کی* بن ہے اور ہر موضوع کا لٹر Z* اس میں منتقل H* ہے اور رونہ، وزہور ہا ہے۔“ (۱۰)

فتوحات اور فارسی واردو* بن:

اردو* بن نے جس علاقے میں بھی آچھولی اور ئی* جس* بن کے لطن سے بھی پیدا ہوئی ہو ایہ*۔ ت واضح ہے کہ یہ مسلم حکمرانوں کی فتوحات کے ساتھ ایہ سے دوسرے علاقے۔۔ پھیلی اور فروغ* یی اردو جامع K* ییکلو پیڈ کے مطابق:

”صرف یہ جان 8 کافی ہے کہ اس کا سنگت داس وقت لکھا H*۔ # مسلمان عربی اور فارسی کا سرمایہ علوم لے کر یہاں آئے اور انہوں نے پہلے پہل سندھ میں حکومت قائم کی۔ اسی وجہ سے سندھی* بن کا رسم الخط اب۔۔ عربی* ہے۔ پھر مسلمانوں نے قدم اگے بڑھاتے ہوئے پورے ہندوستان پہ چھا گئے اس ہمہ گیر تسلط سے ایس* بن پیدا ہوئی جس سے & / وہوں کو کار آری میں سہو* ملی۔ ایسی* بن کسی خاص کوشش* اہتمام سے نہیں پیدا ہو سکتی تھی۔ یہ رفتہ رفتہ خود بخود وجود پزیر ہو کر ایہ خاص صور اختیار کر گئی۔۔ اس کا ڈھانچہ خالص ہندوستانی تھا اور ہندوستان کی خاص لسانی آوازوں کے لیے نئے حروف وضع کئے اس کے رسم الخط میں شامل کر لیے گئے مثلاً ٹ، ڈ، ٹھ، ڈھ، ژھ وغیرہ سنسکرت، فارسی، عربی اور دوسری زبانوں کے الفاظ بھی بولنے والوں کی علمی استعداد کے مطابق اس میں شامل ہونے لگے۔۔ یہ* بن ’اردو‘ کے م سے اس لیے مشہور ہوئی کہ اس کی ابتدا فوجوں اور ان کے* زاروں میں ہوئی تھی۔“ (۱۱)

انہوں نے اردو میں بھی طبع آزمائی شروع کر دی، اول اول مسعود سعد سلمان اور امیر خسرو نے اردو سے شغف کا اظہار کیا۔ دونوں فرسی کے اعلیٰ درجے کے شعراء تھے۔ بیدل عظیمؒ دی سے بھی اردو کے اشعار منسوب ہیں۔ پھر مرزا مظہر جان جاناؒ، مرزا محمد رفیع سودا، میر درد، میر تقی میر، مصحفی اور غلامؒ یہ تمام فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہا کرتے تھے۔

شاہ غلام علی دہلویؒ، مرزا مظہر جان جاناؒ، کے فارسی دیوان کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

عالم آئینہ راز ا & چہ پیدا چہ نہاں
تب * یثہ + اری نہ نگا ہے در * یب
آ بمعنی، تسی جلوہء صورت چہ کم ا &
خم زلف و شکن طرف کلا ہے دژیب
(میں حسن معنی کی قدر و قیمت کا مذکر نہیں لیکن اسکی خاطر جلوہ صورت کی لذت سے و &، اور ہونے پہ بھی آمادہ نہیں؛ (۱۵)
اسد اللہ غا) نے فارسی ژ ب نہ حاصل عبور کو اردو شاعری کے لیے بہترین * ا میں استعمال کیا۔ ایـ غزل 5 حفظ

کچھجئے۔

آری کا مقدمہ پھر روبکار ہے
 چھڑکے ہے شبنم آئندہ گل پہ آب
 اے عندلیب! وقت وداع بہار ہے
 ۴۰ آپی ہے وعدہ دل دار کی مجھے
 وہ آئے* نہ آئے یہ* میں انتظار ہے
 غفلت کفیل عمر واسد ضامن ۴۱ ط
 اے مرگ* گہاں تجھے کیا انتظار ہے (۱۶)

اظہار خیال:

ان مثالوں کی C یہ نتیجہ: کیا جاسکتا ہے کہ اردوؔ بن پ & سے ڈیہ لسانی اِثات مترب کرنے والی ڈ بن فارسی
 ہی ہے اریہ کہ اردو کی توج میں فارسی دان شعرا کا & سے ڈیہ دہ اوہ اکر دارہء انہوں نے فارسی قادر الکلامی کو اردو شاعری
 کے لیے استعمال کیا اور پھر وہ الفاظ و محاورات، ہنشین اور تکیبیں جو اردوؔ بن کے لیے عاریت گالی گئی تھیں اس ڈ بن کا نکتہ حصہ
 بن گئیں آ زہ ان کا فارسی میں استعمال جاری رہا لیکن پیداوار میں بھی رچ بس گئیں۔

فارسی الفاظ و محاورات اور اردوؔ بن:

فارسی ڈ بن کیوں اتنی آسانی سے اردو کی راہ رو کیسے بن گئی؟

اس وال کا جواب خاصا دقیق اور پیچیدہ ہے ہم آسان لفظوں میں کہا جاسکتا ہے کہ فارسی اور اردو میں ڈیہ فرق نہی
 ہے۔ فارسی کے افعال اور صیغوں کی آ دا 3 بھی اک جیسی ہیں۔ ہر رسم الخط بھی ای۔ جیسا اور حروف تہجی بھی ڈیہ دو مشترک
 ہیں۔

اردو اور فارسی شاعری کی اصناف:

یہ* بات اب۔۔۔* شدہ حقیقت ہے کہ اردو شاعری کی اصناف* لکل وہی ہیں جو فارسی ڈ بن کی تھیں۔ جیسے غزل،
 قصیدہ، مثنوی، ڈ بی، قطعہ، تکیب بند، مرثیہ، آشوب، واسو* ##، ان میں اکثر لغت کے اعتبار سے عربی ہیں 1 فارسی کے
 وسیلے سے اردو۔۔۔ پہنچی ہیں۔ پھر مجبور بھی وہی ہیں جو فارسی میں رائج تھیں، فارسی ڈ بن میں غزل کا ارتقاء طویل مدت میں ہوا 1
 اردو میں مضامین اور اسالیب کے لحاظ سے غزل کو اپنے کمال پہ پہنچنے کے لیے لمبی مدت کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ سعدی، حافظ،
 امیر خسرو اور مغلیہ عہد کے فارسی گو شعرا نے ای۔ لمبے عرصے میں غزل کے لیے جو کچھ حاصل کیا تھا وہ اردو غزل کو ی۔ لخت ملایا۔
 یہی حال قصیدہ، مثنوی اور V اصناف کا ہے۔ انوری اور خاقانی نے قصیدہ میں جو کمال حاصل کیا تھا وہ سودا، ذوق اور غا (کو ورثہ
 میں ملایا اور بہت جلد اردو قصیدہ سے تمام منازل طے کر لیں۔ غا (نے حسین تکیب کے لیے شہرت حاصل کی اور کہا جاسکتا
 ہے کہ یہ بے دل کا ہ تھا جبکہ ہم & جا... ہیں کہ پیدل فارسی ڈ بن کا شاعر تھا۔ صرف غا (کے مختصر دیوان اردو کی تکیب

کی فہرہ & تیار کر لیں تو لمبا چوڑا حساب کتاب بن جائے۔ اس سے * ازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اردو کے تمام شعرا و آواز نگاروں نے فارسی بن کی۔ ایک کتنی بھاری تعداد میں اس بن سے حاصل کیں جسے اردو کی ماں قرار دیا جائے۔

تلمیحات ہر بن میں مطالبہ کو بیان کرتے ہوئے غیر ضروری تشریح اور تفصیل سے بچاتی ہیں جو تلمیحی چوڑی تشریح سے نہیں بن سکتی وہ تلمیح کے ایہ لفظ سے اس طرح بن سنو ع کرنگا ہوں کے سامنے آ جاتی ہے کہ کچھ واضح ہو جائے۔ عملی طور پر A ہوا محسوس ہوتا ہے یہ پتہ چل جائے ہے کہ شار کیا کہنا چاہتا ہے اور کسی معاملے میں اس کے * بت کیا ہیں۔ اردو بن کی عمر فارسی کے مقابلے میں بے حد کم ہے۔ اسے اپنی تلمیحات تیار کرنے میں طویل وقت درکار ہے لیکن اس کی خوش قسمتی کہ اسے فارسی بن کا عظیم اور بے حد معنی خیز سرمایہ تلمیحات H جس نے اردو ادب کو جلد معنی خیز بنا دیا۔ جس میں فرہاد، قیس، فرہاد، ابن مریم، موسیٰ عمران، دارا و سکندر، محمد ز، رستم و سہراب ایسی تلمیحات ہیں جو اردو نے فارسی سے حاصل کی ہیں۔ یہ تلمیحات فارسی سے آئی ہیں لیکن انہوں نے اردو بن کو معنویہ سے لبریا کر دیا ہے۔

تصوف کے موضوع پر فارسی بن میں جو کتب تصنیف ہو N ان میں سے اکثر کا ترجمہ اردو بن میں ہو چکا ہے کشف المحجوب، کرامۃ الاولیاء، احیاء العلوم، کیمیائے سوادت ایسی کتب ہیں جو اب اردو ادب کا بھی سرمایہ ہیں۔ ایسی کتب کے ذریعے بھی فارسی الفاظ اور لسانی ابلاغ کا اچھا خاصا ذخیرہ اردو بن کے ہاتھ لگا ہے۔ علاوہ ازیں شاعروں کے حالات نگاری، ان کے عہد و ماحول، اساتذہ معاصرین، ان کے شاعرانہ مراعات، اور علمی، ادبی، لسانی اور عروضی معلومات کے سلسلے میں یہ کتابیں ہمارے لیے اہم ماہر کی حیثیت پر ہیں جو آج سے کئی سو سال پہلے لکھے گئے اور فارسی میں ہیں۔ نکات الشعراء، مخزن نکات، کرہ ریختہ گویں، گلشن گفتار، تحفۃ الشعراء، چمنستان شعراء، طبقات الشعراء، سفینہ بندی، کنج الافکار، فیض الفصحا، عیار الشعراء، گلشین بے خار، گلزار اہم، کرہ شورش، کرہ قدرت، مجموعہ نغمہ، عمدہ فتحہ اور مراۃ الخیال جیسے اہم کتابیں اردو ادب کی اہمیت کو آاز نہیں کیا جاسکتا (۱۷) فاروق احمد صدیقی کا خیال ہے کہ ان کتابوں میں اردو شاعروں سے متعلق معلومات کے ذخیرہ موجود ہیں لہذا ان کا اردو میں ترجمہ کا اہتمام ہونا چاہیے۔

ان کتابوں اور اردو فارسی کتب کو اردو میں ڈھالنے سے ہمیں (یعنی اردو ادب سے وابستہ افراد کو) تنقیدی مواد، شاعروں کے حالات نگاری کی نئی پتوں، عہد ماضی کے ماحول، اساتذہ اور ان کے معاصرین کے معمولات تو ملے گی ہی ممکن ہے اردو بن کے لیے کچھ نئے فارسی الفاظ بھی دیے جا N جس سے اس بن کو جانچ ارتقا ملے۔ یہ امید بھی کی جاسکتی ہے کہ ان کتابوں کو اردو کے قارئین میں ڈھالنے سے اردو بن کی ابتدا اور ارتقا کا رے میں آئے۔ عرصے سے جو محبت جاری ہے اس کو کسی منطقی نتیجے پہنچانے میں بھی مدد ملے۔ اردو ادب اور بن کی ترقی و ترقی کے لیے کام کرنے والے ادوار اور افراد کو اس اہم معاملے پر توجہ دینی چاہیے۔

حاصل بحث:

اردو بن پر فارسی کے لسانیاتی * u ہیں۔ یہ پیش آتے گہرے ہیں کہ ان کو ختم کر دینا دونوں بنوں کی اس وسکتہ کو

منقطع کرنے کے رے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ یہ حقیقت بھی عیاں ہوئی کہ اردوؔ بن۔پ یہ کرم نوازیؔ دہ۔ت فارسی گواردو شعراء اور فارسی۔پ دسترس p والے علمائے کرام کی تحویروں اور اشکارگائی کی وجہ سے ہوئی، اردو کی ابتدا کے زمانے میں اآ یہ شعرا اور علمائے کرام کردار نہ کرتے تو ممکن ہے آج اردوؔ بن کا دامن اتنا وسیع نہ ہوتا جتنا یہ آج ہے۔

اردو اور فارسی کا لسانی تعلق قائم r p کی ضرورت:

اس حقیقت سے انکار نہیں کی جاسکتا کہ اردوؔ بن کا حسن اس میں موجود فارسی الفاظ، محاورات، تلمیحات کی وجہ سے ہے اور ان دونوں کو۔ اور ا۔ دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ بھی سامنے لگتا ہے کہ توجہ نہ دیے جانے کی وجہ سے اردو میں فارسی کے الفاظ، محاورات، تلمیحات، بندشوں اور تکیوں کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے اور دوسریؔ بنوں کے بے ربط اردو بے معنی الفاظ اور محاورات اس میں درآئے ہیں جیسے ہندی اور نگریہی کے الفاظ۔ یہ یلغار، اثر M اور سوشل میڈیا کی وجہ سے ممکن ہوئی، مٹ۔کل فونوں اور ان۔پ کیے جانے والے ایس ایم ایس کا بھی اس 5 وٹ میں اچھا خاصا کردار ہے چنانچہ اردوؔ بن کے ارتقا کا رخ در & p کے لیے ضروری ہے کہ اردوؔ بن میں فارسی کے الفاظ اور محاورات کا استعمال جاری r p کے سلسلے میں

*قاعدہ ا۔ مہم۔ئی جائے کہ اردوؔ بن کا حسن قائم رہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ فرمان فتح پوری ڈاکٹر، اردو۔ت ریس، لاہور، الوقار X A، 2013ء ص 17
- ۲۔ دی آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری، مر۔\$ و مترجم شان الحق حقیؔ پ نجیو طب (۲۰۰۶ء
- ۳۔ فرہنگ عامرہ، مقتدرہ قومیؔ بن، 2007ء (طبع اوّل 1989)
- ۴۔ Wikipedia
- ۵۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، ریس، لاہور، 2013ء الوقار X A، ص: 33
- ۶۔ جمل واعظ لال، اردوؔ بن کی۔ت، رینج، دسمبر 1930ؔ۔ راؤل، دلی۔پ ننگ ورکس دہلی، ص: 18
- ۷۔ جمل واعظ لال، اردوؔ بن کی۔ت، رینج، دسمبر 1930ؔ۔ راؤل، دلی۔پ ننگ ورکس، دہلی۔ ص: 27، 30
- ۸۔ مجتہ۔ صرڈاکٹر، ڈاکٹر محمد صبا، (مشترکہ کاوش) مثنوی مادھونل کام کندلا از سرودہء دوی چند رائے زادہ شمولہؔ بن وادب تحقیقی و تنقیدی مجلہ نمبر 7 شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصلؔ۔ د، جولائی۔ت دسمبر 2010ء
- ۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر۔ت ریس اردو، لاہور، 2013ء، الوقار X A، ص: 41
- ۱۰۔ محمد اسحاق بھٹی، (حرفے چند) اردو Z کے ارتقا میں علماء کا کردار، مصنف ڈاکٹر محمد ایوب قادری، 1988ءؔ۔ شر: سراج
- ۱۱۔ اردو جامع K نیکو پیڈیا، جلد اول، 1987ء مہیہ مولہ۔ حامد علی خان، غلام علی اینڈ نا چوکؔ۔ رکلی یہ اشتراک موسسہ

مطبوعات فرنگلن، نیویارک۔

۱۲۔ محمد بقر، ڈاکٹر، اردوئے قدیم دکن اور پنجاب میں، 1972ء لاہور، صفحہ 55، بحوالہ محمد عوفی: لباب الالباب، جلد دوم، ص: 246

۱۳۔ (1) لغات آری اردو، گلاب پبلشرز، اردو بازار، لاہور

(2) Urdu to Urdu Dictionary (Volume 1)

Allama Iqbal Urdu Cyber Library

۱۴۔ شاہ غلام علی دہلوی، مقامات مظہری (جمہ و تحقیق: محمد اقبال مجددی) لاہور، 1983ء اردو سائنس بورڈ، ص: 140

۱۵۔ وحید قریشی، ڈاکٹر، صحیفہ، کتاب غا (1۔ جون 2008ء، لاہور، مجلسِ ادب، کلب روڈ، ص: 363۔

۱۶۔ دیوان غا (ج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، ص: 229, 230۔

۱۷۔ فاروق احمد صدیقی، ماہنامہ ”کتاب لہ“، نئی دہلی، ستمبر 1992ء، ص: 50 تا 54۔